

# SUNDAY

## نی باٹ

sundaymag@naibaat.com

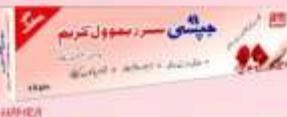
18 ستمبر 2021ء

کیا بہت ضروری ہے؟  
اب تیرا جدا ہونا!

جپسی® سیئر ریموول

کریم، بوشن اور پرے میں دستیاب ہے

تیر ضروری ہاؤں کی صفائی اور پا کیز کی ساتھ مانند  
بھر پور تازگی اور طاقت بڑا  
گاپ کی خوبیوں کے ساتھ



[www.nasaniindustries.com](http://www.nasaniindustries.com)



نام بھی **اللائف** معیار بھی **اللائف**

صرف توت سیاہ نہیں۔ بلکہ

**توت سیاہ + ملٹھی**

تمام مارکیٹ میں دو اخان، میدی یکل اسٹور،  
پسرا اور بڑل اسٹورز پر دستیاب ہے

A black and white portrait of a middle-aged man with a prominent mustache and dark hair. He is looking slightly to his right with a neutral expression. The background is a solid purple color. On the right side of the image, there is white text in a stylized font. At the top, it reads "ریا" (Reya) vertically. Below it, the word "ہے" (Hai) is written in a larger, more prominent font.

**اسد شہزاد**

کامران اشتری کل ہمارے رو برو جو گنگوٹھے، وہ تاریخ اور تاریخی مغارتوں، مساجد، باغات، لاہور شہر کے دروازوں اور شہر کے اندر وہ تاریخی عجیب جو ماہی کی طرح آج بھی ہمارے ماحصلوں کے ساتھ زندگی اور سانس کی طرح جلتی نظر آتی ہے۔ ان کی چاہی دیر باودی کے طریق پہنچنے والوں کے اندر اس بات کا احساس دلا دیا کی ایجھی قومیں کس کے شفചی اور تجدید نی رشتون کو پکی جوڑتے ہوئے ہلوں میں اماراتی ہیں۔ بہت سے سوالات کے ساتھ گزشتہ دلوں ہم نے تی تی والدشی کامران خان اشتری سے ایک ملاقاتت کی جس کی روشنی وادیلی کے کاموں میں قصی نہ ملتے۔ صدیوں میں مغل اور اور لاہور کے تاریخی باغات، مغارتوں، مساجد،



اسد شہزاد

کو ناز بپری دنیا کو زنگ آکو دکر دیا  
پرانے لاہور کو بدل دیا ہے

کامران لاشاری کے بارے میں  
بھری ذاتی رائے یہ ہے کہ ان کا تاثر  
ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جو  
صرف کام کرنے والیں جانتے، کام کو  
سچا لانگی جانتے ہیں۔ انہوں  
نے اپنے ہے کا خیور اور علم  
واگنی کا وہی فن کمال سے حس  
طرح آجاتا کیا اور سب کو ساختو  
ں کر جو عزم دیا تھا یہ توں کمال انہی  
کے ذمہ میں لکھا جاتا ہے گا۔ اج کے  
حوالے سے بات کروں تو وہ شہر لاہور کا  
وڈھاری اسٹاکوویڈی یا ہیں جو پاکستان سے  
جزیٰ شافت، قلعون ڈیکھ دوڑا جو توں  
سے لے کر تاریخی مساجد اور ہماقتوں  
اندر ون ہیری تاریخی گلیوں کی ایمنت ہے۔

## والدستی گے ڈی جی کامران اشاری کی نئی باتیں گفتگو

کے اندر نہیں والی تاریخی عمارتیں اور پارے محلہ اور پارے یا دیگر نتویں جن میں سیاحت کے شوگر رکھتے والے لگلی اور غیر لگلی نورسٹ وہ جب تاہمے روائی میں ملبوں، پلیس، پروگرامز میں آپ کو بھیجا بھری کے سارے رنگ تفریز کئیں کے ان کو بحیثیت ہیں تو وہ بہت انجوئے کرنے کے علاوہ تساویار و فلمسیں، کار پیسے لوگوں کو پاکستان کے شفیق میں وہاں کی نمائش کر کے خوش ہوس کر رہتے ہیں۔ بعد ازاں ایک آنکھا نگار کرتے ہیں۔ یہاں میں ان عمارتوں کا بھی ذکر کروں گا جو چوری حالت میں ملی گئی اور وہ آثار قدیمہ کا انشا پیش کر رہی تھیں۔ کسی نے اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی کہ تم کبھی کہاں میں دھکرا دیتے اسے اتنا صاحب نہیں کہ لاہور کا اول آستانہ ادا صاحب نہیں۔

ضدروت ہے۔ سیاسی مقامات کو ہر یہ سکونتوں سے آرائشی باری چاہا ہے۔ اس سے زردہ دل بڑھے گا اور پوری دنیا میں تو رازم پر پڑی بھرپور توجہ دی جا رہی ہے۔ عمران خان کی حکومت کے آئندہ تو رازم پر عُلَمَ و رَأْمَ شروع ہو گیا تھا، اسکی ورثی پیغام بانٹے ہوئے اور یہ سیاسی تحریک پر اپنے پیغام کا علاوہ ہو گیا تھا، اسکی ورثی پیغام بانٹے ہوئے گی۔ عمران خان کی ورثی پیغام کا علاوہ کیا ہے۔ اس سے لوگوں میں ڈپٹی ہوئے گی۔ عمران خان کی ورثی پیغام سے تمام جعلی تحریک ہو گے ہیں۔ اب عکس اوقاف نے ہمیں ہر یہ سماں کے مزارات ہوشی کے اندر اور باہر ہیں ان کے

اور اپنی یادوگار مزارات کا مشاہدہ کریں، ان کو لفظ اکیلہ ہمیشہ بھی دعوت دی، کوکش بھی ہے کہ ہم اپنے پیغام کو اپنے خوبصورت ماضی، روایات اور تاریخی ایجادات، مظکر، تصویری کتاب اور وہ سے امور کے پارے میں تائیں۔ ان کے علاوہ پڑی تخفیفات اپنی فلمیجسٹ کے دریلے یہاں ورنہ کرتی ہیں۔ اگر مجھ سے پہنچیں تو خوبصورت ماضی کیا ہے، ابھی ہم کسی پڑے ہوئے کی طرف پیش چارے بلکہ بہت مدد و کام کی طرف گے اور اس کو مکمل کیا۔ اگر آپ والدیتی کی بات کرتے ہیں تو ہم ابھی تک صرف اس پرست کام کر پاۓ ہیں، ان کاموں میں صرف یہ شامل ہیں تھا کہ ہم نے میں روڈز کو نے میں روڈز کو درست کرنا ہے اس کے ساتھ ٹھوکوں کے پورے گردیں کوئی بھی بہتر کرنا اور بناتا ہے، ہم نے اپرے سے لے کر زمین کے اندر بکھار کیا کیا۔ کیا ہم اب اس کو خالا ہو کر سکتے ہیں؟

بالکل کہہ سکتے ہیں لیکن جو سرکرپر کھاتی دے رہے ہیں ان کو ابھی ہم نے نہیں کھکھا بلکہ اس کو بحال کیا

آتے۔ جہاں تکلی، تلی فون اور کبلل کی تاریخ جو خطرہ جان بھی تھیں

وہاں پہنچاں گئی، بن بھی تھیں اور کی جائیں ان کی نذر ہو گئی ہیں۔ یہ شاید حام کی بات کروں جس کا تاریخ میں اس کا نام کیا کردار رہا ہے، کی زمانے میں یہ اپنے ہوئے ہو تھا اور آج میں بھی ہمارے عمارت کے اندر ایک سکول، ہادیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ دلی دروازے کا اس قدر بر حال تھا کہ یہ مٹی پسند کی طرف جاری تھا اس کے اندر ایک چھوٹی سی ڈپٹری تھی اور تاریخی چوک دیزراخان پر لگدے گھوڑے باندھے جاتے تھے جو اسے ہر طرف ریڑھیاں ہی ریڑھیاں ماسچے سا مانچے کے، بھی لوگ اس کو کمل طور پر بہاد کر کچھ تھلبہ اور بیکار اس سرتوک کرنا، جا چڑھتے ہو اس کو بٹانا، چوک سے لے کر شاید حام اور سمجھ دیزراخان کو اس کی اصل حالات میں ادا بھت مکمل کام تھا۔ ہاں ہم نے اسے زائد کاموں کو تو چھوڑ کر کیا، تاریخی عمارتوں پر تکمیل کی کام ہوتا ہے مگر اپنی اور اندرون شہری ٹھیکیں اس کے اندر اسکی کام ہیں ہوتا ہے۔ اب ہاں جا کر آپ پہنچیں تو خود سے ایک سوال ہو گا کیا ہماری گھوٹکی اس قدر خوبصورت لگتی ہے، اب تو اک پاچھہ ہے جیس کیا ہے جیتن یا اٹی شہری کوئی گھی ہے اور ہمارے لیے کسی پرے اعزاز کی کام کے ساتھ میں دھنلے ہے کہ ہم ان کو سمجھا دے پائے نہ اور اس کے لئے اس کی طرف توجہ دیں، اس کو بحال کیا ہے۔

بات پرانے  
لاہور کی ہوڑی  
کے

**ہم نے اپنے ہاتھوں سے تاریخ کو مٹایا، اپنے ہاتھوں سے اس کو توڑا اور بر بادی کا ماحول پیدا کیا بلکہ دیکھا تو یہ بھی گھم نہ کرے۔**

**اگر یہ کھوں کہ لاہور کا دل آستانہ  
داتا صاحب کی فضاوں میں دھڑکتا ہے اور درگاہ  
کے سرخ گلابوں کی خوبصورت سارے لاہور کو اپنی  
لپیٹ میں لے رکھا ہے تو یہ جانہ ہوگا**

**ہم ابھی تک صرف دس پرست کام کر پائے ہیں، اس میں صرف یہ شامل نہیں تھا کہ ہم نے میں روڈز کو درست کرنا ہے اس کے ساتھ مغلوں کے پورے گروپس کو بہتر کرنا اور بناانا ہے**

**محکمہ اوقاف نے ہمیں ہر یہ سماں کے مزارات کے ساتھ ساتھ مکھوں کے گرواروں پر کام کر رہے ہیں حضرت میاں میر اور حضرت شاہ حسین کے مزارات پر بڑا کام ہونے جا رہا ہے**

لے جو تو رازم ساتھ ساتھ مکھوں کے گرواروں پر کام کر رہے ہیں۔ حضرت میاں میر اور میں دھپی حضرت شاہ حسین کے مزارات پر بڑا کام ہونے جا رہا ہے۔

میں ان کے علاوہ جو پڑپت کام ہو رہا ہے۔ میرا خانہ سے کر اقیانی لوگ ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ ان کے مدینی عقیدوں کا جیسا ہم احترام کرتے ہیں وہاں ان کی مدینی عمارتوں کی دلچسپی پر بہت حالت میں کرنا ہمارا تو قبیل فریضے۔ ہم تمام باتوں سے بالآخر ہو کے یہ کام سرچاہم دے رہے ہیں کہ کوہ دہارے لے چل احترام ہیں، اسے قبیل ہم نے ان پر کبھی اتنا کام نہیں کیا تھا تو پہلی بہر جمال یہ حکومت کے قابل تحریک اور اچھے اقدامات ہیں۔

لاہور خوبصورت تاریخ کا گوارہ ہے، آپ نے لاہور کو تاریخی یادوں کے حوالے سے ایک بڑا کام کیا تھا، جب درود یا رپر چریک پاکستان کے رہنماؤں سے لے کر قوی یادگاروں کوک کو طلباء و طالبات کے ذریعے پخت کرایا تھا آگاہی کا بہترین راست تھا، پھر کیا ہوا کہ ایک اونچے سطح پر کوڑوں دیا گیا؟

الدروان لاہور میں بھی دیواریں نہیں ہیں اور شہر کے باہر جو تاریخی مزارات ہیں ان کو پہنچانا ممکن نہیں ہے۔

ایک دور تھا کوئی زیادہ عرصی بات نہیں ہاں ہر یہ سیٹی میں، موسیقی کے پروگرام، شاعری کے پروگرام وہ یہی تقریبات ہوتی تھیں، لگاتے ہے کہ سماں میں مسلسل رکھیا ہے؟

کروڑاوارنے صرف نہیں ہیں پوری دنیا کو رنگ کر دیا ہے۔ ایک بڑے پیچھے ہر اور اب پانچیں یہاں ہر یہ سیٹی کی خلافات بھی تائیں ہیں، ان کی خلافات میں پکھنٹیں ہو سکتیں اور جب تک یہ سلسلہ ہے گا۔ ہم بہت سے شاخی امور سے محروم رہیں گے۔

☆☆☆

**دلی دروازے کا اس قدر بر احوال تھا کہ یہ مٹی بننے کی طرف جاری تھا اس کے اندر ایک چھوٹی سی ڈپٹری تھی اور تاریخی چھوٹی سی ڈپٹری تھی اور تاریخی چوک دیزراخان پر لگدے گھوڑے باندھے جاتے تھے**

**اندرون شہر کے ایک طرح کے محلے گلیاں، کھڑکیاں، دروازے سب ایک زبان کے ساتھ ایک**

**خوبصورت مظکری کرتے ہیں اور پھر وہاں کی زندگی بھی ایک تھی ربط کے ساتھ رواں دواں ہے**

وہ خوبصورت مظکری کے طبلاء و طالبات کو ورنہ کرائیں تاکہ ان کو ان کی تو خاص روایات میں اور حکومت تو رازم کے لیے ہوئے اپنے خوبصورت ماضی سے کامیاب ہو سکے؟

اقدامات اخباری ہے اور سن اتفاق یہ ہے کہ پاکستان ان قدرت خوبصورتوں سے مالا مال ہے اس میں صرف عموم کو راغب کرنے کی

اپنے ہاتھوں سے تاریخ کو مٹایا، اپنے ہاتھوں سے اس کو توڑا اور بر بادی کا ماحول پیدا کیا بلکہ دیکھا تو یہ بھی گھم نہ کرے۔

ماحول پیدا کیا بلکہ دیکھا تو یہ بھی گیا کہ ہم نے قدرتی مناظر کو بھی گندہ کیا، یہ تو ہمارے مکے تھے کہ ہم ان کو سنجال دے پائے نہ اور اس کے لئے ان کی طرف توجہ دیں، یہاں میں آپ کو ایک

باہت تاثنا ہوں گے ایک بڑا شاہ عالم نہیں ملے جائے گا اور خوبصورتیوں اور قدرتی مناظر کے پارے میں اپنی کامیابوں میں لکھتا رہا ہے اور اس نے لاہور کی تاریخ کو ہر یہ سوچیورت احمدزی میں تحریر کیا اور یہ ہاتھ پاکستانیوں کے لیے قابل غیر ہے۔

کہاں ہمیں ہے، آپ کو ایک بھائی بھی نہیں اور جائیں اس کے پیچے ہر یہ سوچیورت احمدزی اور سماں کے لئے کام اور یہ سوچیورت احمدزی کے ساتھ دوسرے اسکرپٹس میں اور ان کی طرف توجہ دیں، اس کو بھائی بھی نہیں اور جائیں اس کے لئے قابل غیر ہے۔

کہاں ہمیں ہے، آپ کو ایک بھائی بھی نہیں اور جائیں اس کے پیچے ہر یہ سوچیورت احمدزی اور سماں کے لئے کام اور یہ سوچیورت احمدزی کے ساتھ دوسرے اسکرپٹس میں اور ان کی طرف توجہ دیں، اس کو بھائی بھی نہیں اور جائیں اس کے لئے قابل غیر ہے۔

کہاں ہمیں ہے، آپ کو ایک بھائی بھی نہیں اور جائیں اس کے پیچے ہر یہ سوچیورت احمدزی اور سماں کے لئے کام اور یہ سوچیورت احمدزی کے ساتھ دوسرے اسکرپٹس میں اور ان کی طرف توجہ دیں، اس کو بھائی بھی نہیں اور جائیں اس کے لئے قابل غیر ہے۔





کرتے، ان پر خاص توجہ دیتے ہیں اور مدد ان کی غرضیت سازی میں کرنی چاہیے کوئی نہیں کر سکتے اور ان کے لئے نہیں کوئی خواہش میں اپنے کو دیکھنا کر سکتے کے لئے نہیں کوئی خواہش میں اپنے کو دیکھنا کر سکتے اور جو اپنے ہیں، اپنی کوئی کی خواہش میں فرست نہیں اٹھتی، یہ جو اپنے ہیں کر سکتے چھوڑ دیا جائے ہے۔ اس اندماز سے تربیت کے لئے بچوں میں تربیت کا بہترین اصول نہیں ہے۔ اس اندماز سے تربیت کے لئے بچوں میں اخلاقی کی بہتی ہے، یہ خود پر بیٹھنیں کر سکتے، ہر وقت یا تو اور یا سب کو پورا کر سکتے پر بھی بہت کم بہتی ہے، بھل اوقات ان کے بچوں کی تربیت سے دار کر کتے ہیں اور کوچ کر کر۔ ان کے پاس تربیت کا دادا نے تربیت اندماز تربیت، اس اندماز تربیت میں والدین اپنے بچوں کو ایک حد ہوتا ہے نہ یہ سمجھتے ہیں بلکہ ان کے پاس ان کی اپنی زندگی کے سماں یہ سمجھتے ہیں اور انہیں ان کی اپنی باختیاری ڈاٹ ہوتے کا لفظ اولادی کی تربیت کے لئے تیزی اس میں تصور و ارتہ نہیں۔ اسی تصور و اولادی کی تربیت میں کھڑے تو توجہ کے لفظ اولادی کی تربیت کے لئے ہے اور یا اس لائن میں بچوں کے ساتھ کرنا ان کی زندگی کے اصول و ضوابط ہاتھے، ان سے مدد کر کے طلبی کی صورت میں ان کی محنت سے بچوں کو دیکھنیں پاٹے، ایسے چچے اکتوبر اخلاقی برائی میں ملوث ہو جاتے ہیں، یہ چچے، ناراض اور ناخوش رہتے ہیں، ظیحی خالی سے ہارے میں ان کے نظریات بھی ناکوار سے ہوتے ہیں، ظیحی خالی سے بھی ان میں کمزوری پاٹی جاتی ہے اور عیادتی میں بھی یہ خلا درستون اور خالط عادتوں کا فکر نظر آتے ہیں۔

نو جوان نسل کی اس اخلاقی ہاہی

میں استاد کا بھی براہما تھے جو انسیں ڈگری تو تھا کیا لیکن ان کے اندر کروارہ ڈیپل سے کر کے کیوں نکل کروارہ اے ڈیپل کرنے کے لئے اپنے کروارہ بھی محدود ہوا شروع ہے، سو ہم سب زندگی کی جگہوں میں ایسے مصروف رہتے کہ نہ خود کروار کے نمازی ہیں بلکہ اور دنہی اپنی حقیقی حشوں کو کروار یعنی ظیحی دوست سے جا سکتے۔ آج کا استاد اکر جا ہے تو اپنے بچوں کو عالم اپنی جھیل خیزم ہتھی کے فرمودا ہوتے ہیں اور اپنے بچوں سے سمجھی جاتی ہیں، استاد رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے تھریا پانے سے پھٹک لوگوں سے لیا جاتا ہے، ہر جگہ پر اس کے چھپے کے مطابق رہا جاتا ہے زندگی اپنے دین،

ذہب کے مطابق گزاری جاتی ہے ماؤنٹ ایون و فون سے زیادہ ٹکڑے ہیں، والدین اندماز تربیت میں آساتھ کیا جاتا ہے، سوسائٹی میں اپنے ہے کا چڑاغ جالیا جاتا ہے اور یہی نوجوان نسل کی کامیابی کی جی ہے۔

میں

آج کا

کام

کو

کر کے

# پاکستانی خواہیں!

# کہاں فریبا کر دیں؟

## ”آن لائے بلیک میلنگ“

کیس مانزیر تھیں کیا۔ فوج نے مرید کہا کیا بعث  
ادقات اپنکی استخوش کے سامنے گواہ چیز کرنے میں  
بھی ناکام رہتی۔ پھر محکملات میں ممتاز و دردی  
جانب سے ایف آئی اے کوڈیا کیا بیان عدالت میں  
میش کی تھیں تھیاتے ملک ہوتا۔

آج سے پانچ برس قابل ہب پیکا کے قانون کی ملکیتی  
بھول تو اس کے بعد ایف آئی اے نے اس مذکوٰت کا  
الٹیکار کیا کیونکہ میں ملک پہنچے ای کم تھا اور خواتین  
افسرانہ کی تھی جن کے باعث خواتین کی ڈھانکا بیات حل  
کرنے میں مشکلات کا سامنا تھا۔ لیکن سب سے زیاد  
مسئلہ یہ تھا کہ اس ایکٹ کے پاس ہونے کے دو سال  
بعد بھی حکومت نے اس قانون کے تحت ایف آئی اے  
کے آپریشن کی وضاحت کرنے کے لیے قواعد جاری  
ٹھیکنے کیے اور یہ کہ فحکایت درج ہونے سے لے کر  
صادقی کارروائی تک اس قانون کو کس طرح ہاندز کیا  
جائے گا۔ قانون پہنچنے کے دو سال بعد آخر کار 2018  
میں قواعد متعارف کر دیے گئے۔ ایف آئی اے کے  
کام پلٹکار سے ہے۔

ایک ای جی یونیورسٹی میں جائے، چار بیانات ساں پتے ہوئے  
پاس خواتین لہاڑا پیش کریں گے اور اسے میں بہت سی خواتین افسوس  
موہو ہو جائیں۔ ان میں خواتین ایک ایسا نسل کا اور سڑیں پہن لے رہی شاہل ہیں۔ پہاڑ  
کے قریب اس کے تھت پر ایک 25 فٹ عرض مخال خواتین پر مشتمل ہوا چاہے ہم میں میں  
سریں پہن لے رہی شاہل ہوں جن کی ڈمڈاریوں میں ہٹکائیں گندہ اور  
ہٹکائیں گوہد اور مشادرت فراہم کرنا بھی شاہل ہے۔ ایف آئی اے کے  
خلاف ایک عام ہٹکائیت ہے کہ وہ آن لائن ہٹکائیت کرنے کے باوجود  
ہٹکائیت گندہ دیا شوہم آن لائن بیج کرنے والوں کو واپس آئے کا کہتے ہیں۔  
ہٹکائیں گوہد پالانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم بھیساں بات کی تقدیر  
ضییں کر سکتے ہیں کہ اس کو دو شوت اعلیٰ سے با جعلی۔ ہم یعنی تباہ کرایا ہو

بیشتر فکایت کنندہ جن میں واضح  
کثریت لو جوان خاتمین کی ہوتی ہے وہ ایق آئی آر  
درخ نہیں کرنا چاہتیں تاہم ایق آئی اسے بلکار  
خاتمین کو ایق آئی آر درج کرانے کا کہتے ہیں

بعض اوقات متأشرہ خاتون کا خود پر اڑام  
لگنے کا خوف بھی نہیں میں رکاوٹ بن سکتا  
ہے اکثر اوقات ذیش، تصادیر اور دھمکیوں پر مشتمل  
عذمات کو خود ہی ثابتیت کر دیا جاتا ہے

شہد فوٹو شاپ کے گئے ہیں یا نہیں۔ اسی وجہ سے تم شکایت کنندہ سے صرف ایک بار مطلع رکھنے کے لئے ہیں۔  
فریج ہر چیز نے کبھی اسی دفعتہ تک کسی پیس کو ترقی نہیں دیتی جب تک ان کو اس میں اپنے لیے کوئی فائدہ نظرنا آئے۔ ایک بار رسول کورٹ کے چنے نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنے آئیے میں شکایت درج کروانی اُنیٰ تھی لیکن انہوں نے اس بارے میں سچھ نہیں کیا۔ فریج ہر چیز کام کرنا چاہیے

باعث اس ای کے ہاتھوں بیک میلٹک کا سامنا کرنا پڑا۔ جب ان دو قویں کے درمیان تعقیل ہو گیا اور ملینے و سوئے لوگوں سے ملناتھا شروع کر دیا تو ان کے سابق دوست نے اسے ڈکی دی کہ وہاں دو قویں کے تعلقات کے بارے میں ان کے والدین کو بتایا۔ ملینے اپنے دو قویں کو ان دھمکیوں کے بارے میں بتایا اور اس بارے میں خاتمن پر مشتعل گروپ پر بھی ایک پوست ڈالتے ہوئے انہیں اس بارے میں خبروار کیا۔ لیکن اسی نے میجر کے سابق دوست کو ملینے کی جانب سے کی کی پوست کے بارے میں اطلاع دے دی اور اس نے اتفاقاً ان کے والدین کو فون کر کے سب کچھ بتایا۔ ملینے کیتی ہیں: اس پر انہیں اپنے نزدیک رہنے والوں سے بہت پچھلنا پڑا اور بہت لے لے جو ہی اور یہاں تک کہہ نہیں سمجھ سکتے۔ اس کا ٹکڑا ہو گیا۔ ملینے کی طرح ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی کہانی ان سے ملتی جلتی ہے اور وہ بھی اس طرح دھمکیوں بیک میلٹک کا ٹکڑا ہو گئے ہیں جب ان صارفین کے خلاف ان کے ذاتی ذمہ جیسے یکست سمجھ، تصادم ہے، ویژہ زیادا ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات عام کر دینے کی دھمکی روی جاتی ہے۔ اگرچہ دنیا بھر میں اس طرح کے سیئر تجزیے سے عام ہو رہے ہیں لیکن پاکستان میں ہائیکوں خواتین کے لیے ناساز ماحصل ہوتے اور

ہمارے معاشرے کی اخلاقیات کا جائزہ بنا کر دیا ہے۔ موبائل و اون چین میں دوستیاں یقیناً تمام و معمولی ہے۔ میریک میلٹک کا عصر راحنمایا ہے جس سے نہ صرف لڑکوں اور اولاد کے سامنے شرمسار ہوتی ہیں بلکہ معاشرتی تجھیں بھی جاتی ہیں۔ مشاہد سے تباہت ہوا کہ لڑکی اور لڑکے کی دوستی ان سب سے اکبر کرواد کرتا ہے پہنچنے یہ دوستی جاتی ہے کہ لڑکی کے تمام راز لڑکے موبائل فون میں پچھا جائیں گے اس راہ پر ایسا مودو آتا ہے کہ لڑکی اور رکھیں گے اس کو دوسرا لڑکے کے ساتھ دوستی کی وجہ میں بڑھاں گے۔ پہلا دوست اس بات کو جاندیں پاتا اور اس کا رنج اس کے دعویٰ ہے۔

**6**  
[sundaymag@naibaat.com](mailto:sundaymag@naibaat.com)

سارے ملکیوں کی طرح ملچھ (فرضی نام) کا بھی  
دست پہنچنے والے دوست سے عارف ارشاد میڈیا کے ذریعے تی ہوا تھا۔  
دن دنوں کی انساگرام پر بھی باس چیت ہوئی اور جلد ہی اسی  
میں رومیان روایات قائم ہو گئی اور انہیوں نے ملنا شروع کر دیا۔  
یادوں کی وجہ سے پہنچنے والے پایا کیوں کلمجھ کو جلد ہی احساس ہو گیا کہ لڑکے  
طے سمعت کا بالک سخت ہے۔

سے ملیندروی  
حرج تعلق ختم  
دست کے بعد  
کوئی تساویر  
نہیں کھل میں

[View Details](#)

• 260

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پروردگاری پروردگاری

www.english-test.net

10 of 10

• 10 •

دیار طلاق

卷之三

ANSWER

لیست این مقالات را می‌توانید در پایه این صفحه مشاهده کنید.

وَالْمُؤْمِنُونَ

## بے-لین یق آئیں کی خاموشی

# پکڑو کو کے بعد ضمانتیں ناقص قانونی شیعی عمل

# اور بڑھتے کیسے نہ فکر کی چادر اور طھالی

پنے اس سابق دوست کے پاس محفوظ اس مواد یا بیکھیش کی خصیت کے مظہور کیا گی تھا۔ یہ قانون ناٹک، بیک میلگ، آن

ظاہر ہے کہ نی کی شرط پر بتاؤ کہ یہ کہنا مطلقاً ہے کہ پچھا کو ہر انسان کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ در حقیقت یہ مل خواہ من یاد گیر افرادی خصوصیت کے لئے مذکور کیا گی تھا اور یا ایک غلطی ہی کے لئے کشش 20 حصی پکھ شنوں، جو بچہ حرف سے مشتمل ہیں، کا طاقت افراد پر قابل استعمال کریں گے۔ اگر کوئی شخص سو شل میڈیا پر کسی کی اولاد کا تھا تو اسے بارت کرنے کی قدر مداری کی جگہ اتنے بارے ہوئی ہے۔

آن لائن بدسلوکی کی روپرٹس درج

کرانے والی خواتین ڈسجیٹل رائش کیلئے کام کرنے والے سماجی کارگنوں نے ایف آئی اے کو کام ٹھیک طریقے سے انجام نہ دینے پر تقید کا شانہ بنایا، پیکا کے قواعد کے تحت ایجنسی کا 25 نیصد عمل خواتین ڈسجیٹل ہونا چاہیے جن میں سڑیں کو سلری بھی شامل ہوں جن کی ذمہ داری متاثر سن کو مدعا و مشاورت فراہم کرنا ہو

اری متاثرین کو مدد اور مشاورت فراہم کرنا ہو

پورت پیش کرنا ضروری ہے  
لیکن جب سے پہلا ملکوں ہوا ہے ابھی نے ایک ڈاڈ باری ایسا کیا  
ہے۔ 2017ء میں ابھی کی ایک روپوت پیش کی جو ایسا نامنحی  
کس سے ہم یہ ڈاٹ پہنچانے کے لئے کوئی نہ ہمارے ہیں۔  
ایف آئی کو موصول ہونے والی قائم مکالمات میں سے 80 فتح عرب  
کرائم سے متعلق ہیں۔ تم اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں دی گئی کہ آئی  
کوئی حکومت اپنی صلاحیت پر حالت کے لیے کچھ کردار ہے یا نہیں۔ وزارت  
عبدے دار کے طبق ایف آئی اسے پارلیمنٹ میں چاہئے  
کمیٹیوں کے سامنے سال  
میں درپوش ملکی کرتی  
ہے لیکن ان روپوں  
پر کمیٹی کی رائے  
اور تجدید کے  
بارے میں کوئی  
وضاحت نہیں  
دی گئی۔

وہ سری جاتی وزارت برائے انفارمیشن  
لینینگ لائی (آنٹی فی) کے میدیا وگ



ذیلیت کر دیجئے ہیں۔ ان کے ہوں اگر پیغامات ذیلیت ہو جائیں تو ہم اس پر کیسے کارروائی کر سکتے ہیں۔ فناہات کے ساتھ اتنی بڑی خرابی شروع ہوتی ہے۔ جب تم فیس پک سے ایسے معاملات میں قصور اور ان کا زمانہ لگتے ہیں تو وہ اکثریت میں کچھ پتا کے کہ ایک عام می تصوری سے آن لائن پدھر لیو یا ہر انسان کس طرح ہوتی۔ پھر یہی گھوٹ طور پر فیس پک کی جانب سے 50 یا 55 فیصد مشتری دمل سائنس آیا ہے۔ اگر خواتین ایف آئی اے کو رپرت نہیں کرنا چاہیں تو ان کے پاس دوسرا کیا ہے؟ آن لائن اس کی صورت میں پیدا قدم تو عمومی طور پر سوچل میڈیا پر یورپ کر کر ہوتے ہیں اس کے علاوہ ایف آئی اے کا پھر پاکستان تسلی کا کام اختاری سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ذیلیت حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ ایثاری اختلاف راء، اسٹنچیٹس، مخالف یا ممکن توہین کچھ جانتے والے مواد کے خلاف فوراً ایکش میں آتی ہے اور ایسے مواد کو ٹھاکریا جاتا ہے ویکٹس میں کوئی نالہ ہاتھ گی نہیں۔ لیکن ایثاری کو کسی بھی ایسی زیارتی، اور اس کے پس کے خلاف ایکش لیتے سارے معاملات میں خواتین پہلے ہی جانتی ہیں کہ انہیں کون بیک میں کوئی نالہ ہاتھ گی وہ بتاتے ہے پنکھوپنی ہیں۔

رچہ دنیا بھر میں ایسے کیسر تیزی سے

مہور ہے پس لیکن پاکستان میں خواتین کیلئے ناساز ماحول ہونے  
قانون کی عملداری نہ ہونے کی وجہ سے بیہاں حالات زیادہ مشکل  
ہیں تو بھیشان بیک میلنگ میں صارفین کے خلاف ان کے ذاتی ذمیثا  
جیسے ٹکست مسجھر، تصاویر، ویڈیو زیماں کی ذاتی زندگی کے بارے  
میں معلومات عام کر دینے کی حکمی دی جاتی ہے

میں مل ایک ہماروں سے اپنے سارے بڑے ہر چیزیں  
خلاف آن لائن ہر انسانی کی گھاٹیت درج کرنی تھیں ایک تینیشی افر  
ٹین ایکس پیٹا کرے ایں کا ”کمپریٹر محاصلہ“ ہے۔ وہ اپنی کمپریٹر  
میں تینیشی افر ہر ٹین کے ساتھ ٹائی، جائزی اور ان پر ایسی الامات لگائے  
جائی ہاتھ کرتے ہیں۔ یک پار ایک خاتون ٹائیت درج کروانا چاہتی  
چھسیں لیکن وہ تو فردہ ہو گئی اور اپنی ٹائیت وابس لے لی۔ جب وہ  
وسروی پار آگئی تاکہ ہر ٹائیت درج کر اسکیں لیکن تینیشی افرنے  
ان سے دوبارہ نامناسب ٹائیں کی اور ایکس تباہا



بے۔ ایف آئی اے کے  
آفیسر کے مطابق نکایت  
کرنے والے بعض اوقات  
ٹینا، تساوی اور ڈمکیوں پر  
مشتمل پیغامات کو خود ہی

نام بھی لشافت  
معيار بھي لشافت

www.lasaniindustries.com

C.R # 6245  
T.M # 205740

DRAF Enlistment #  
6-00873  
Form 7- 0873620222

# ڈالٹ میسو

سیرپ

چڑی بھی میسو ہے

**Dy-mexo** T.M.  
SYRUP

120ml (Approx.)

Halal

Supplement for healthy GI tract, indigestion and bloating

Herbal-Unani Product

خوش ذائقہ اور نجٹیت کے ساتھ  
بدھضمی، گیس اور نظام ہضم  
کی اصلاح کے لئے

HALAL

SAFETY MANAGEMENT SYSTEM ISO 9001:2015

ENVIRONMENT MANAGEMENT SYSTEM ISO 14001:2015

HEALTH & SAFETY MANAGEMENT SYSTEM ISO 45001

AL-HANNA





عارف حفیظ

## پھر رہی ہے ہوس کی بلا بے نقاب

### اوڑھ لے ہر مسلمان بی بی حجاب

وہی سائینٹ پر شعل  
کا استعمال عہد ہے۔ اللہ  
کی مد سے حجاب کو ایک  
بادشاہی، دل دی اور سلوک یہ رکھا کہ ”پرہد اس طرح کریں کہ باڈنگ نظر  
آئیں۔“ میں یہ بھی ہوں کہ محض کاروباریں بلکہ صدقہ چاری ہی ہے،  
کیونکہ جو خاتون حجاب لئی ہے وہ اللہ کی فرمایہ دری تو کرتی ہی ہے،  
ساتھ ساتھ ہوس پرستوں کی نکروں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔ دنیا کی  
جو خاتون حجاب لئی ہے وہ اللہ کی فرمایہ دری تو کرتی ہی ہے۔

تو کرتی ہی ہے، ساتھ ساتھ ہوس پرستوں کی  
نظروں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے دنیا کی منفعت  
کے ساتھ ساتھ اس کاروبار میں آخرت کا اجر بھی  
ہے کیونکہ ساری باتیں کی ہے  
منفعت کے ساتھ ساتھ اس کاروبار میں آخرت کا اجر بھی ہے۔ کیونکہ ساری  
باتیں کی ہے۔ میں نے شرف دو رہیں یہ نہیں کوںل کی سُل پر جزل بیٹ  
پرائیشن لڑا۔ گاب کے پھول نشان کو بہت پڑیا تھی اور مجھے ناقم کے  
کبلی ہوتے۔ جیسی یہ نہیں کیوںل میں کارکردگی و پہنچتھوئے الہامت  
بنتی ہے۔ اس الہام میں مردوں اور عورتوں کی حدود  
مقرر کر دی گئی ہیں، جس کی وجہ سے خصوصی نہیں پر ایکشن کی وجہ ہے: جو دیکی،  
اس ایکشن میں بھی خالع را پہنچنی کی خواتین میں سب سے زیادہ وہ  
لہکہ کامیابی حاصل کی۔ میں نے خالع ایکشن میں رہتے قانون حجاب کو معاشرے میں  
میں کام کیا۔ میں یہ بھی ہوں کہ حجاب میں رہتے

☆☆☆

4 ستمبر عالمی یوم حجاب دنیا بھر کی ان  
خواتین سے اٹھا رہی تھیں کے لیے منیا جاتا  
ہے جو اپنے حق حجاب کو منوائے کے لیے  
چدو جدد اور ہڑپڑ کے مسائل کا سامنا  
کر رہی ہیں۔ بھیں جسمانے ہیں، کہیں  
پابندیاں ہیں اور کہیں تحصیل نہ ہوئے ہیں  
پھر اس کے باوجود مسلمان عورت اپنے

وے رہی ہوں۔ 3 سال سے جماعت اسلامی کے صوبائی ممبر قوی ایکلی کی  
شیعیت سے سرگرمیں ہوں۔ بھیں میں اکلا ایک بات ہے جیسے کہ ”کسی تھی کر“  
تکلی کیا ہے۔ تکلی کی معراج تک کیسے پہنچا جاتا ہے۔ جس کے لئے  
روزوں اور لٹکی عبادات کی مددی، بکریوں کا قرار کسی پلی نہیں رہتا۔  
جب جماعت اسلامی میں آئی تو اصل تکلی کا ہوا چکا۔

3- اکثر خاتون ہیں (سابقہ طلاق خواتین میں جماعت اسلامی کی نامہ بھی کر  
چکی ہوں۔ حجاب کے ساتھ میں یہ بیکل کی تعلیم عالیہ کی) اپنی بھکری ہے

جو حجاب کے تمام تھوڑے کو مظہر کر رہا ہے۔ اپنی بھکری ہے۔ سارا خلاف کی  
خواتین پر مشتمل ہے۔ غیر بحاجت کا رہا ہے پر اور مفت ملائی کیا  
جاتا ہے۔ پہچلتے ہیں سال سے عاشل ورک میں سرگرم ہوں۔ وہ مکتب کے

ذریعے ”حرمت، محبت اور حفاظت“ کا احساس دلایا جائے۔ تم نے  
معاشرے کی پہنچ پا جا بخواتین جو مختلف شعبے پائے زندگی میں اپنی

خدمات سراجام دے رہی ہیں سے ان کی پا جا بخ سرگرمیوں کے جوابے  
سے بات پڑتی ہے کہ کفار میں کے قیہی خدمت ہے۔

1- عائشہ سید (وزیر کشوریات علامہ جماعت اسلامی پاکستان)  
آپ سیاست میں کیوں اور کب آئیں اور پارٹی کے اندر آپ پر کون کون سی  
قدمداریاں ہیں۔

2- 1992 میں جماعت اسلامی کی رکن بنی اور ضلع سوات کی جزو  
سکرپری ہی۔ تم دفعہ جماعت اسلامی خاتون ہیں میں جزوی طبقہ میں اپنی

زندگی کی رکن منتخب ہوئی، تم دفعہ سوچہر کی طرفی کی رکن منتخب ہوئی، دفعہ صوبہ سواتی  
شوری کی رکن منتخب ہوئی، تم دفعہ ذہنی جزوی طبقہ میں جزوی طبقہ میں اپنی

پاکستان رہی، اب جماعت اسلامی پاکستان خاتون ہیں میں جزوی طبقہ میں اپنی  
ڈائریکٹر ہوں 2002 میں ملکیت کا مولن کوہا نویں کی میتھیت، بیکے یہی  
رہنما اور ملٹری نام سے این تھی اب ہاتھی جس کو پاکستان کا صدارتی کولمینی  
ایجاد رہا۔ صوبائی بہت سارے ایجاد رہے اور میں ان القویں سے سرہا گیا۔

SEW کے ساتھ تعلم کے میدان میں 2013 تک کام کیا اور 2018  
میں قوی ایکلی کی مہربنی۔

2- تھیر ایش (غمبہ صوبائی ایکلی کے بیان کے)  
سعودی عرب میں طویل عرصہ گزارنے کے بعد بپاکستان واپس آئی۔ ق

حیات آپ، پیاروں میں رہائش پنیر ہوئی۔ اپنے حلے میں مختلف امور کی وہ  
واریاں ادا کیں۔ تھیوں کی کافرات، طلباء ناک، بھیں کی شادیاں اور درس

4- ستمبر عالمی یوم حجاب دنیا بھر میں ان خواتین سے  
اظہار بھکری کے لیے منیا جاتا ہے جو اپنے حق حجاب کو  
منوائے کے لیے جدد جدد کر رہی ہیں جنمائے پانہندیاں  
اور کہیں تحصیل نہیں کے باوجود عورت اپنے اس

حق سے دببردار ہوئے کوچیں نہیں۔

## منہب اور قوم کی ہر عورت کو اسلام کے نظام حجاب کے ذریعے

# عزتِ محبت اور حفاظت کا حساس دلایا جائے

5- تمینہ احسان (حیدا آف ویمن، جماعت اسلامی صوبہ سواتی  
حجاب)

میں یہ بھی خون کے موجودہ ترقی پاونڈر میں جیا وہ حجاب کے  
صاروت پھوٹ کا فکار ہو رہے ہیں۔ حقوق سوات کی

بپاکستانیوں کے باوجود آئی عورت میں ایک نرست ملک بھر میں خواتین کو کافی اور نسبی  
زیادہ غیر محفوظ ہو گئی ہے۔ کمر، ملک، تفریخ کا ہیں۔

ملازمت کی جگہیں یہ ناٹک آئینے ہر جگہ تھد کا فکار ہیں۔

عورت کی حیا اور مخصوصیت کو کہیں بار کیلک کی  
بیعت چڑھایا جاتا ہے اور کہنی قریں اور

لکھاں کا کے نام پر اس کا تاثر بیانیا جاتا  
ہے۔ عورت اسماں کے تھام عفت و عصت کا

کبلی ہے۔ اس الہام میں مردوں اور عورتوں کی حدود  
مقرر کر دی گئی ہیں، جس کی وجہ سے خصوصی نہیں پر ایکشن کی وجہ ہے: جو دیکی،

اس ایکشن میں بھی خالع را پہنچنے میں کام کرنے کے لئے آزاد  
ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس پارے قانون حجاب کو معاشرے میں

ہاذف کیا جائے تاکہ عورت کی عزت حفظ ہو جائے۔ آج شرق و غرب  
ہوئے خواتین ملازمت، دلایا جائے۔

6- شامیہ وقار (حیدا آف ویمن، جماعت اسلامی صوبہ سواتی  
WAT)

میں نے ایک اچھی اور جتوں کا نیز کھوئی تھی اور مجھے زندگی کی خفت  
جیتھیوں کے بارے میں کہیں اپنے دہنیں تھیں۔ ہم اپنی شادی اور بچوں کے پند

ساتھ کے بعد اسلام آباد آگے جہاں میں نے لفڑی حجم کے لوگوں سے ملا  
شروع کیا۔ ایک عزیز مردم و مست اور میں نے اپنی جیل کو انتہی طور پر

بی قرابی و بی پیچے۔

6- شامیہ وقار (حیدا آف ویمن، جماعت اسلامی صوبہ سواتی  
ZAN)

ساتھ طالب علمی سے ہی میں نے حجاب شروع کر دیا تھا  
کافی آجے جاتے ہوں میں اسکے لئے ملاقات کرے ایسا،

خور و خوش ان میں قیم کیں۔ قیمیوں کے ساتھ کی دیاں گوارنے کے  
جھوے بہت جھٹکا گھسوں ہوتا تھا۔ پھر شادی ہوئی، اور

بعد آپ کو احساں ہوتا ہے کہ یا یک موٹ ہے۔ کوئی بھی یہ سوچ کر پیدا نہیں  
گھر واری اور بچوں کے ساتھ ساتھ گھر بیٹھے شہر کا

باقھنائے کی کوٹھ کی اوچ جاب کا کام ہے جبا اور  
عام طور پر ان میں سے پیشتر افراد کو حرم کے جامن کا راستا کر دیتی ہے۔

کے پانی کے لیے پڑھ پر شروع کیا۔ آنے سے 22  
سال پہلے حجاب ایک قید میں  
قفل۔

اور کے پانی کے میں میں  
کاک جیئن پوئی والا برقد  
استعمال ہوتا تھا۔ (کو  
کے پانی کے میں  
اب بھی گاؤں

4 ستمبر عالمی یوم حجاب دنیا بھر کی ان  
خواتین سے اٹھا رہی تھیں کے لیے منیا جاتا  
ہے جو اپنے حق حجاب کو منوائے کے لیے  
چدو جدد اور ہڑپڑ کے مسائل کا سامنا  
کر رہی ہیں۔ بھیں جسمانے ہیں، کہیں

پابندیاں ہیں اور کہیں تحصیل نہ ہوئے ہیں، کہیں  
پھر اس کے باوجود مسلمان عورت اپنے





وکاں تریو ییدی

باقی میرے ساتھی کر دیا۔

وکاں تریو یدی

اگر کوئی پوچھتے کہ کیا نو فارما جاہید اختر صرف ایک طبقے یا برادری پر ہی تختیم کرتے ہیں تو جواب میں جادو یہ اختر اپنا ایک گستاختے ہیں جامن دیکھ لے، مث کوئی دودھ مال، میں بیہاں ہوں، بیہاں ہوں، بیہاں۔ جادو یہ اختر اپنی تھی تختیم میں اتنے بیمار اظر آتے ہیں کہ وہ بیہاں اور دو ماں بیٹھنے دلوں طرف ہر جاتے ہیں۔ اپنے تیز دشمن شغل بن افقار کرنے والے جادو یہ اختر کو سلطان باون تو اسکے کلراز کم ابھیت دینے کے لیے جون 2020ء میں رجڑو کا نئی اوارڈ سے خوازدا کیا۔ جادو یہ اختر نے بتایا جب چھے ایوارڈ کے پارے میں معلوم ہوا تو میں اور شعباد و دلوں سمجھے کہ کسی نے ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے، کوئی جاری ناگ کو کچھ کیا ہے۔ ہم تم تیزی کی قدر معلوم ہوا کہ یہی خیر ہے۔ ”مُمْ نے الیارڈ دینے والوں کو بتایا کہ یہ ہمارے لیے اعزازی ہاتھ ہے۔ جب سے یہ ایوارڈ کی بات سامنے آئی ہے تو وہ کرنے والے لوگوں نے رجڑو کا نئی کوئی بھی نہیں کر کر شروع کر دیا کہ بھائی ہم آپ کا ایسا احترام کرتے تھے، آپ نے کس کو دے دیا یا ایوارڈ؟“ یہیں اب ہماری جلد موئی ہو گئی ہے۔ ہم فرماں سے متاثر ہیں ہوتے ہیں۔ جادو یہ اختر نے اپنے لیے جس موئی جلد کا رکیا 750 دشمن کے لفڑاکار، سکریں

نتیجہ یہ ہوا کہ فلموں میں لکھنے کے لیے انہیں بہت پاپر بنیلے پڑے، جاوید کا فلموں میں سکرین میں لکھنے کا سلاموں قر راجیش لکھنے کے آشیرواد بگھر خریدنے سے مسلک ہے

بڑک پر زخمی پڑے انسان کو لوگ اٹھاتے تھیں کہ کہیں مصیبت میں نہ پڑ جائیں کچھ لوگوں میں اس قدر زہر بھردیا گیا ہے کہ وہ خوش ہوتے ہیں چلو کم از کم ایک تو کم ہوا سے

جادیہ اختر نے جس سماج اور معاشرے کی بات کی وجہ سے اس کل نسل پرستی کی بات کی جا رہی ہے۔ ایک سیاہ فام امریکی شہری بارج ٹھوپنے کی سوت کے بعد اٹلیا

چلواں ازم ایک ہے میں ہوا ہے اور بڑا ہوں ہمروں کے تک میں ہوئے ہیں۔  
”ہم کا لے ہیں تو کیا ہو، دل والے ہیں تو گھرے رنگ پا ٹانگ مگان  
کر اور پیشیاں کاپیاں دے یہیں بہت سے گینوں میں سیدر رنگ کی  
خواہ نظر آتی ہے۔ ایک لارکی کو دیکھا تو ایسا لارکا ہے اعلیٰ کرن ان اور پیرے  
جتنے دیکھے، سارے ہی پیارے ہیں فیکیست لکھنے والے جاوید اختر اس  
پارے میں کیا ہے ہیں؟ جاوید اختر کہتے ہیں: ”زندگی کا پر مسلم محشرے

میں ہے۔ یہ گانے معاشرے میں ہیں۔ ہم گاؤں سے ہاراں ہو جاتے ہیں، معاشرے سے نہیں۔ یہ تھب معاشرے میں ہے اور معاشرے کے لوگ ہی گانے بنا رہے ہیں۔ ایک چاروہ ہے کالا کوٹا۔ بھی کلتا کا کیا

مطلب ہے۔ اخبارات میں شادی کے اختیارات دیجھ میں۔ جو جلد یہ لمحہ  
ہے کہ گورے لاکے باڑی کی ضرورت ہے۔ گیتوں میں آسان سے  
ٹھیں سماج سے یہ سب آتا ہے۔ جب انوں کے ہارے میں  
لائیں۔ اسی طبقہ میں چھوٹے کھانے میں ایک اونٹ۔

بے اس بے پاں میں یہیں  
نکار فکر کو بھی شامل کر دیتے ہیں۔ کچھ ماقبل  
شان داعشی نے فکر اور جادو باخت کی ایک  
فلاٹ پر سماجی خیانتے ہوئے تصویر پوستر

پر شیر کی تھی۔ جاوید اختر کہتے ہیں:  
وگزار صاحب سے میری ملاقات  
1970 کی دہائی سے ہے۔ اسے 50

سال پہلے چیز 50 سال میں ایک منت  
کے لیے بھی ہمارے درمیان اختلافات بیش  
ہوا۔ ہمارے بہت اگھے رشتے ہیں۔ اس قدر  
جیسی، اور بھی تصور ہوئی جا سکے جس کی وجہ سے اسی وقت فوج

میں وہ کیرہ موجود نہیں تھا۔ پہنچی۔ ورنہ آپ بیکاں بر سوں سے تصویریں کو دیکھ رہے ہوتے۔  
گلزار صاحب کی خوبی یہ ہے کہ یہ پختہ کی

مژو روت نہیں ہے کہ یہ ان کا گناہے۔  
پتا چل جاتا ہے کہ یہ اینی کا لکھا  
گیت ہے۔ میں سخت تر فون کرتا  
کر کر گھنٹے گھنٹے گھنٹے گھنٹے

بھول لے اپ سے بُو بُو بیتھا  
ہے یہ جھرت انگیز ہے۔ یہ کیا  
محمد رکھ دیا اپ نے۔ گلزار بھی خوش  
ہو جاتے ہیں کہ بھائی، آسے کہہ دیا

= تو یہ نیک ہے۔ گلزاری میں میکسنا گلزار  
رashی، زنگوار اور پچھاک، مجھی متعدد  
فیصلے بنائیں۔ جاوید اختر کے میئے فرحان

کے پچھے فلم کی تاریخ، جو جس کے ساتھ گلے گئے تھے اس کا انتہا ہے۔

ستارے بھی رنگ کے حلقوں باقیں کر  
رہے ہیں۔ لیکن اس اہم مسئلے پر  
بات کرنے کے لیے ہر ہاں  
چارن طور پر جیسے لوگوں  
کو کیوں مرنا پڑتا  
ہے اور معاف شہر  
کیوں کمل کر  
میں گایا جاتا ہوگا اونگی میں گاہر ہوں گے۔

## 75 سال جاویدا ختر میڈیا انڈسٹری، سیاست اور فلم نگری کا

# پاچا جاوید

جلد کی جھریوں میں بہت بڑے راز پوشیدہ ہیں

پل کھنے والے کی بھی جلد ہے۔ اس جلد کی جھریلوں میں بہت سے تجویزات،  
بہت ساری بھکانیاں اور بہت سے حلالات کے جواب پڑھ دیں۔ خواہ اس  
میں جو کوئی بھروسہ ہے، اپنی آنکھیں بھیجا گار کے ساتھ عطا کیں۔

کے آئیں وہ بچکر جیپے نے منسلک ہے۔ میں سرس میں کام کرتے، دائلے پر دیور چانپا دیور قلم ہائیکی میرے ساتھی، کوئی زبان میں ہائیکی تھے اور اب اسے ہندی میں ہنانا چاہیے تھے۔ رائیکیں کوئی کوئی وادی اس پرے

دیے گئے تھے اس سے وہ آخری داد بدلنے کا چال ہے تھے۔ لیکن اس ریکارڈ کے سکرپٹ میں پچھے نامہ میاں تھیں۔ اس وقت سلیم چاویدہ نام کی جوڑی جو فلم انداز پر کام کر رہی تھی اُنہیں رائٹنگ کرنے کا منصوبہ کام میں آئی۔ وہ دونوں لکھاریوں نے اسکرپٹ کو اس طرح بدل کر رکھ دیا کہ نیوار کی دیوار کے عنوان کو





ناگہانیاں کجھی بھی پاکستان کرکٹ کے لیے اپنی نہیں رہیں۔ بیباں فیصل سازی کا رہنمائی کچھ ایسا رہا ہے کہ احکام، تسلیم اور مستقل مراجی اپنی سے لفظ محسوس ہوتے ہیں۔ جچھے چدر روز پاکستان کرکٹ کے لیے خاصے عجیب و غریب سے رہے ہیں۔ احسان مانی کی ناگہانی رخصتی، ریزیر راجہ کے اقرار کی نوٹاچی اور چیف سکیفر محمد وسیم کا ناقابل فہم و رلڈی نوٹی سکواڑا بھی ہوش اڑائے لیے جاتے تھے کہ مصباح الحق اور وقار ایوس نے بھی اس پر ٹکا۔ خیزی میں اپنا حصہ دال دیا۔ ورلڈ کپ سے 40 روز پہلے جاتے کے فیصلے کی واحد خوبی یہ ہو سکتی ہے کہ کم از کم یہی اعلان ان دونوں حضرات کو ورلڈ کپ کے چالیس کوئی نہیں کرنا پڑے گا جو کہ ایسی سکواڑا سلیکشن اور حالیہ قائم کے بعد ناگزیر ہی تھا۔ ریزیر راجہ عمران خان سے ملاقات پارے تھا لیکن اس کا انہوں نے ورلڈ کپ فاتح پاکستان کے سامنے اپنا پہنچا لیا کہ کسی بھی فارمیٹ میں پاکستان ناپ فور کی دوڑ میں شامل ہوتے کے لائق نہیں۔ بات تو چھے گیری تھی تو ان کے کہے ہنا بھی سمجھی کے علم میں ہی تھا۔ مگر ان کے اس مقام پر ہر حال انہیں پیاری کی سر برادری ضرور دلوادی ہے۔ ریزیر راجہ کا الٹور ہمیر میں اقرار پاکستان کرکٹ کی ہارٹنگ میں ایک اہم سنکت میں ہوا کا اور فی الواقع دعا ہے کہ کل کلاں یہ سمجھ میں ناٹک موڑ میں نہ بدل جائے۔ مگر یہ طے ہے کہ ریزیر راجہ کے آنے پر مصباح الحق اور وقار ایوس کو چانا ہی تھا۔ معاملہ اس اتفاق کا بھول بھر

بلور مصباح راجہ کے گھات کا پانی پی کچھے ہیں اور بہت سے گھات ایسے ہیں جہاں ریزیر راجہ کے مصباح اور وقار نے اکٹھے بھی پانی پیا ہے مگر کی آرٹر اور سرفراز الحمدی جوڑی کے مقابلے ریزیر راجہ کی بھی مصباح اور وقار کی جوڑی کے افغان نہیں رہے۔ اگرچہ مصباح اور وقار کی جوڑی نے دو سال میں پاکستان کرکٹ کو کسی بام عروج تک نہیں پہنچایا اور تائیگ بھی ملے جلے رہے مگر تو یہ آئندہ پہلو یہ تھا کہ مصباح اور وقار بیاض کی ریٹائرمنٹ کے بعد نہیں تھا بلکہ یہاں پر ٹکا۔ ایک تیار کیا، فواد عالم کو والہیں لا کر نہیں ایک شبت ٹکل ٹکالی۔ تی ٹوٹی میں بھی ملائیں بہت متاثر کن میں رہے مگر دورہ انگلینڈ سے پہلے چہ ماہ کے تباہ ہتھ درجن بہتری کی طرف جا رہے تھے اور شاید تھوڑا صبر کی مستغل طالع کی طرف لے جاتا گمراہ بات پھر نوں لوگوں کی طرف جاتی نظر آرہی ہے۔ کیونکہ جس طرح کا سکوڈنی ٹوٹی ورلڈ کپ کے لیے چاہیا ہے، اسے دیکھ کر کی سوال اس ہجرتے ہیں کہ کون ہی ٹھیم ہوئی تو نئی ورلڈ کپ نہیں کملانا چاہے گی اور اعظم خان کو کھلانا چاہے گی؟ جن سین کنڈی یخڑکا شور پا کر فیصلے کے جا رہے ہیں، کیا ویسی ہی پہن ورلڈ کپ کی کونوں میں دیکھنے کو ملے گی؟ اور اگر واقعی کلنس اسی ست ٹاہت ہوئیں جتنا ہم توہین قریب کر دے ہیں تو کہیں پاکستانی مل آرڈر کو شیب ملک کی کی تو محض نہیں ہو گی؟ کیونکہ حالیہ سکواڑا میں صرف محمد حیثیت ہی ہیں جو نہیں آرڈر میں پہن کے خلاف مراہم ٹاہت ہو سکتے ہیں۔ فلکن متعلق اور عبدالرازق کا الٹور عبوری کوچ اقرار ایک ایسا بڑی حقیقی حل و کھاتی دیتا ہے جو سکونتی سے ماوراء گا کہ یہ کو ورلڈ کپ میں بھی انجی کو چڑ کے ساتھ جانا ہو گا اور یہہ کسی تباہی و عاقب سے بربی اللہ ہوں گے۔ کیا اتفاق اگر ریزیر راجہ ورلڈ کپ تک اسی اپنے سچ و علیش اغتیارات پر بسط کر لیتے؟ یہ تو طے نہیں کہ مصباح اور وقار پاکستان کو ورلڈ کپ ہوتا دیتے مگر ایسے اہم موقع پر ان دونوں کو گوناہ پاکستان کرکٹ کے کمی سددے کے کی سی صورت حال ہے۔ یعنیہ لازم نہیں تھا کہ احسان مانی پیاری سر پر کو آشہ بیلیا انگلینڈ کے لیوں پلے آتے ہمراں غیر موقع تہذیلی نے پیاری بی میں ہوئی کی شبت پیش رفتون کی قسمت کو خالی میں مطلق کر پھوڑا ہے۔ ناگہانیوں میں گھرے پیاری کی کشی کی پتوارا بہ ریزیر راجہ کے با تھے اور بات مگر رفع کے اس گست کی ہے۔

اسے میرے یاد اے حسن والے! دل کیا میں نے تھرے جاۓ جیزی مرضی پا اب بات تھبڑی، بیٹھنے دے چاہے، تو مار ڈالے

# بھی کا جانا ٹھہر رہا ہے۔ صحیح کیا یا شام گیا! نئے چیسر میں کوئی چیلنجر کا سامنا ماحول بدلتے گیا نہیں؟

